ہفتہ 28 نومبر 2020ء | 12ربیع الثانی 1441ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:282

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام جِعرَانہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرمارہے تھے۔ اس دوران ایک عورت آئی تو حضورؐ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھادی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے جس کی حضورؐ اس قدر عزت افزائی فرمارہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی بر الوالدین)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ حلیمہ مکہ آئیں اور حضور سے مل کر قحط اور مویشیوں کی ہلاکت کا ذکر کیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ سے مشورہ کیا اور رضاعی ماں کو چالیس بکریاں اور ایک اونٹ مال سے لدا ہوا دیا۔

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 113 مطبوعہ بیروت 1960 بحوالہ الاسلام)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

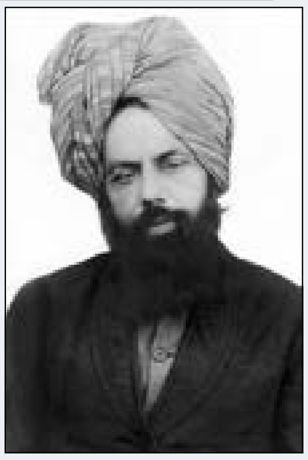

دو آدمیوں کو سلام پہنچانے کی وصیت

جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹)

’’پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنیؓ کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف کو منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں، مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی۔ یا اویسؓ کو یا مسیحؑ کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے، جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے کو گئے، تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔ ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے۔ ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا، تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے؟ ایسے نمونے سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے۔

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے، ورنہ اختیار ہے۔ ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد اول۔ صفحہ نمبر 195، ایڈیشن 1988ء)

ارشاد باری تعالیٰ

وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنۡہَرۡہُمَا وَ قُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا۔ وَ اخۡفِضۡ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ وَ قُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا۔ (بنی اسرائیل:24،25)

اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جُھکا اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

حضرت اویس قرنی کا واقعہ بیان ہوا ہے اس کے بارہ میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ کہ بعض لوگ اس واقعہ کو غلط رنگ میں اپنی اپنی دلیل دینے لگ جاتے ہیں کہ اگر کہو کہ فلاں دینی کام ہے یا جماعتی ضرورت ہے کچھ وقت دے دو تو والدین کی خدمت کا بہانہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ اپنے دنیاوی کام اسی طرح کر رہے ہوتے ہیں۔ کئی کئی دن والدین کی خبر بھی نہیں لے رہے ہوتے۔ اور جب اپنی دنیاوی ضروریات سے فارغ ہو کر کچھ وقت مل جاتا ہے تو پھر والدہ کے پاس بیٹھ کر اپنے خیال میں خدمت انجام دے رہے ہوتے ہیں۔تو یہاں تو یہ ذکر ہے کہ اویس قرنی تو ہر وقت اپنی والدہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے۔ ہر وقت اسی خدمت پر کمر بستہ ہوتے تھے۔ ان کو تو دنیاوی کاموں کی ہوش ہی نہیں تھی کیونکہ ان کے تو اونٹ وغیرہ چرانے اور دوسرے جانور جو تھے ان کا کام بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا ہوا تھا۔ جیسا کہ بیان ہوا ہے کہ میرے کام تو فرشتے کرتے ہیں۔ تو یہ نہیں کہ دنیاوی کاموں کے لئے تو ہمارے پاس وقت ہو اور جب دین کے کام کے لئے ضرورت ہو تو اویس قرنی کی مثالیں دینا شروع کر دیں۔ پھر ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جو ماں کی محبت اور خدمت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن جب اپنا مفاد

بقیہ صفحہ 5 پر

اس شمارہ میں

- اے مرے قادر خدا (منظوم)
- مصائب، مشکلات، صبر و استقامت اور اس کا اجر
- فن لینڈ میں جلسہ سالانہ کی تاریخ
- آج کی دعا

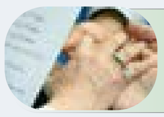

دربارِ خلافت

جو تم خرچ کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو بھرپور طور پر واپس لوٹاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بھرپور کا لفظ استعمال ہو تو وہ ایسا بھرپور ہے جس کا انسانی سوچ احاطہ بھی نہیں کرسکتی۔ ایک انسان اپنا کاروبار کرتا ہے تو کاغذ پنسل لے کر ضربیں تقسیمیں دے کر، آج کل کمپیوٹر کا زمانہ ہے تو کمپیوٹر پر بیٹھ کر بڑی پلاننگ کرکے، بڑی فیزیبیلٹیاں (Feasibilities) بناتا ہے۔ پانچ فیصد، دس فیصد تک منافع نکالنے کی کوشش کرتا ہے، یا کوئی بہت ہی منافع کمانے والا ہے تو اس سے بھی بڑھ جائے گا اور پھر اس سے بھی بڑھ کر بعض حالات میں جب کسی چیز کی طلب بڑھ جاتی ہے تو کوئی بلیک مارکیٹ کرنے والا ہو تو وہ بہت ہی زیادہ سو فیصد منافع رکھ لیتا ہے۔ یہ اس کی حد ہوتی ہے اور پھر جب اس نے یہ کچھ کرلیا تو اس نے دنیاوی فائدہ تو اٹھالیا لیکن غلط منافع اور ذخیرہ اندوزی سے گناہگار بھی ہوا اور اس ذریعہ سے کمایا ہوا پیسہ پھر پاک پیسہ کہلانے والا نہیں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس وجہ سے کہ اللہ کی محبت اور اس کے احکامات کی تکمیل مال کی محبت پر حاوی ہے جو تم خرچ کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو بھرپور طور پر واپس لوٹاتا ہے۔ ایسا خرچ بھرپور طور پر واپس لوٹایا جاتا ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی سنور جاتا ہے۔ مال بھی پاک ہوتا ہے اور ایسا پاک مال کمانے والے پھر لوگوں کی مجبوری سے فائدے اٹھانے والے نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ غلط طریق پر مال کمانے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں امیر لوگ بھی ہیں، اوسط درجہ کے بھی ہیں، غریب بھی ہیں اور کیونکہ یہ مومنین کی جماعت ہے اس لئے ہر طبقہ اس فکر میں ہوتا ہے کہ مَیں جو بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے مال دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کروں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا وارث بنوں۔ ایسے لوگ بھی جماعت میں گزرے ہیں، نہ صرف گزرے ہیں بلکہ اب بھی ہیں جو اپنی روزمرہ ضروریات کے لئے وظیفہ پر گزارہ کرتے ہیں لیکن جب خلیفہ وقت کی طرف سے مالی قربانی کی تحریک ہو تو اس وظیفہ کی رقم میں سے بھی پس انداز کرکے ایک شوق اور جذبے کے ساتھ چندہ دینے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اپنے پر نظارے دیکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کئی ممالک میں ہزاروں احمدی ہیں جو اس اصل کو سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کاروبار کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرکے بھرپور طور پر لوٹائے جانے کے نظارے دیکھتے ہیں۔ ایک صاحب نے لکھا کہ مَیں نے اپنا تحریک جدید کا وعدہ کئی گنا بڑھا دیا تھا۔ مَیں ذاتی طور پر انہیں جانتا ہوں، توفیق سے بڑھ کر انہوں نے وعدہ کیا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ جو بھی وعدہ انہوں نے کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کرنے کے سامان بھی پیدا فرما دیئے۔ اس سال پھر انہوں نے جو وہ وعدہ کیا تھا اس سے دوگنا وعدہ کردیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق کہ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق: 4) اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہ ہوگا، ایسا انتظام کیا کہ ان کی ضروریات بھی پوری ہوگئیں اور وعدہ بھی پورا ہوگیا۔ اور لکھتے ہیں کہ اس پر اپنے اس سچے وعدوں والے خدا کی حمد سے دل بھر گیا۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے دل جتنے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جائیں ہم کبھی اس کا حق ادا نہیں کرسکتے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے دلوں کو حمد سے بھرا رکھنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ کہا ہے کہ جتنا تم شکر کروگے اتنا بڑھاؤں گا اور اللہ جب بڑھاتا ہے تو کئی گنا کرکے بڑھاتا ہے۔ تو ہمارا شکر تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا جہاں تک اللہ تعالیٰ اس کا اجر دیتا اور بڑھاوا کرتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی حمد کرنے والوں اور اس پر توکل کرنے والوں کے ایمان کو اور بڑھاتا ہے۔ یہی صاحب لکھتے ہیں کہ سیکرٹری تحریک جدید نے جب کہا کہ اتنا وعدہ کردیا ہے کہ کس طرح ادا کروگے تو مَیں نے اس سے کہا کہ اگر تمہیں فکر ہے تو اس خدا کو میری فکر نہیں ہوگی جس کی رضا چاہنے کے لئے اور جس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے مَیں نے وعدہ کیا اور یہ خرچ کر رہا ہوں۔ تو یہ حوصلے اور یہ توکّل احمدیوں میں اس لئے ہے کہ انہوں نے اس زمانے کے امام کی بیعت کی ہے اور بیعت میں آکر اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم و ادراک حاصل کرلیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان میں بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

بقیہ صفحہ 5 پر

اے مرے قادر خدا

آس رکھتے ہیں تری ہی ذات سے قادر خدا
جب بھی ہو درپیش کوئی آزمائش ابتلا
گر گئے چوکھٹ پہ تیری ہو کے بے حد بے قرار
اے خدا کمزور ہیں ہم اپنے ہاتھوں سے اٹھا
صبر، کتنا صبر ہم تو ناتواں کمزور ہیں
دل پھٹا جاتا ہے اطمینان کا مرہم لگا
ہم سسکتے اور بلکتے ہیں فقط تیرے حضور
ہیں بہت مظلوم ہم رحمت کا جلوہ پھر دکھا
ظالموں پہ پھر ابابیلوں کے لشکر بھیج دے
جو اکھاڑے جڑ شریروں کی کوئی آندھی چلا
کیا ضمانت ہے درندوں کو کہ وہ محفوظ ہیں
کیا کوئی فرعون پہلے قہرِ قدرت سے بچا؟
عشق کے ماروں کو کہنا بے وفا کیا ظلم ہے
صدمے دیکھے ہیں بہت لیکن یہ صدمہ ہے جدا
دینِ حق کی سر بلندی کے تو خود سامان کر
ساری دنیا میں چلے توحیدِ کامل کی ہوا
ایک ہی خواہش ہے مولا کس طرح خوشنود ہو
اپنی رحمت اور قربت کی مسرت کر عطا
تا دمِ آخر میسر دین کی خدمت رہے
کام وہ کروا ہمیں جس سے ملے تیری رضا
اس مقدس پیڑ کی ہر شاخ کو محفوظ رکھ
ہم کو اپنے فضل سے ہر شر مصیبت سے بچا
گر جماعت ساری اس میدان میں ماری گئی
کون پھر پوجے گا تجھ کو اے مرے قادر خدا

(امۃ الباری ناصر)

اداریہ

مصائب، مشکلات، صبر و استقامت اور اس کا اجر

اللہ تعالیٰ نے جب سے روحانی دنیا بسائی اور اصلاح خلق کے لئے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا تب سے انبیاء علیہم السلام اور اُن کے ماننے والوں کی مخالفت کا سلسلہ جاری ہے۔ ان انبیاء کو نہ ماننے والوں کی طرف سے شدید مخالفت اور مخاصمت کا سامنا رہا۔ ان انبیاء کے تبلیغ کے راستے روکے گئے' ان کے راستوں پر کانٹے بچھائے گئے۔ ان میں سے بعض کو آروں سے چیرا گیا۔ ان کے ماننے والوں کا سماجی بائیکاٹ کیا گیا۔ مشکلات کی آندھیاں چلیں۔ ان پر مصائب کے پہاڑ توڑے گئے۔ کیا کیا ظلم تھے جو ان پر نہ ڈھائے گئے ہوں۔ اپنے ہی عزیزوں سے دور کر دیا گیا الغرض ان کے الٰہی پیغام کو روکنے کے لئے دشمنوں اور معاندین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ ان تمام تکلیف دہ حالات میں ان اللہ کے پیاروں نے استقامت دکھلائی۔ صبروشکر سے وقت گزارا۔ ذرا بھر بھی اپنی تعلیمات سے انحراف نہ کیا۔

ایک دفعہ صحابہؓ نے آنحضرت ﷺ سے اپنی تکالیف کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے سختیوں کے دن ختم کرنے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپؐ نے فرمایا:

"تم سے پہلے ایسا انسان بھی گزرا ہے جس کے لئے مذہبی دشمنی کی وجہ سے گڑھا کھودا جاتا اور اس میں گاڑ دیا جاتا۔ پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اُسے دو ٹکڑے کر دیا جاتا لیکن وہ اپنے دین اور عقیدے سے نہ پھرتا اور بعض اوقات لوہے کی کنگھی سے مومن کا گوشت نوچ لیا جاتا۔ ہڈیاں اور پٹھے ننگے کر دیئے جاتے مگر یہ ظلم اس کو اپنے دین سے نہ ہٹا سکتا"۔ (بخاری کتاب المناقب)

آنحضور ﷺ نے ایک دفعہ اپنے انبیاء بھائیوں میں سے ایک کا ذکر فرمایا کہ اس نبی کو قوم نے مارا اور زخمی کر دیا وہ نبی اپنے چہرے سے خون پونچھتا جاتا اور کہتا جاتا کہ اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے اور اپنی جہالت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ (غالباً حضورؐ کا ارشارہ اپنی طرف ہی تھا) (بخاری کتاب الانبیاء)

اللہ تعالیٰ نے اس مخالفت، تنگی، دشواری اور تکلیفوں کے سبب ان انبیاء اور ان کے ماننے والوں کو سرخرو فرمایا' غیر معمولی ترقیات سے نوازا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ اصول ہے کہ سختی اور تلخی کے بعد اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا ہے۔ سونا بھٹی سے گزر کر ہی کندن بن کر خوبصورت زیورات کی شکل اختیار کرتا ہے۔ ہیرا تراشے جانے کے بعد ہی چمک دکھلاتا اور کسی کی انگشتری کی زینت بنتا ہے۔ ایک عورت کی گود مشکل اور کٹھن مرحلہ سے گزر کر ہی اولاد سے ہری ہوتی ہے۔ ایک طالب علم اپنے آپ کو جان جوکھوں میں ڈال کر ہی سالانہ امتحان میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اس اصول کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر بیان فرمایا ہے، جیسے فرمایا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا (الم نشرح:7) کہ یقیناً تنگی کے ساتھ آسائش آنے والی ہے۔

پھر ایک جگہ پر فرمایا:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (الملک:2)

ترجمہ: وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہترین ہے۔

حضرت سفیانؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سوال کیا کہ مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتائیں کہ اس کے بعد مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ ہو یعنی میری پوری تسلی ہو جائے۔ آنحضور ﷺ نے جواباً فرمایا کہ تم اللہ پر ایمان لانے کے بعد اس بات پر پکے ہو جاؤ اور اس ایمان باللہ پر استقلال کے ساتھ قائم رہو۔ (مسلم کتاب الایمان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

کہ کسی نبی پر ایمان لانے کا مطلب ہی اپنے آپ کو خدا کے لئے فنا کر دینا ہے۔ جو تکالیف اور مشکلات کے مراحل سے گزر کر ہی حاصل ہوتا ہے۔

آئیں! دیکھتے ہیں کہ روحانی دنیا میں نیک اور روحانی بندوں کو مشکلات اور امتحان کے ذریعہ جب آزمایا گیا تو پھر ان مصائب کو برداشت کرنے کے سلسلہ میں کون کون سی ترقیات، فتوحات اور انعامات سے بطور اجر نوازے گئے اور دشمنوں کو کیفرِ کردار تک پہنچایا گیا۔

سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو دیکھتے ہیں۔ آپؑ کو کنعان کی زمین کو خیر آباد کہنا پڑا۔ ان ابتلاؤں سے ہی گزر کر آپ کو ابوالانبیاءؑ کے لقب سے پکارا گیا۔ آپؑ اور آپ کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں اور اَسْلِمْ کے جواب میں اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہنے اور اللہ کی پوری پوری اطاعت کرنے کے عوض اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مبارک صورت میں عظیم نبی کا تحفہ سارے عالم کو عطا فرمایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے نہ ماننے والوں کی طرف سے مقدس زمین سے دیس نکالا دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کے بدلے فرعون کی غرقابی کا معجزہ دکھلایا۔

آنحضور ﷺ پر کون کون سے مظالم نہ ڈھائے گئے کہ ان کو دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ پر پتھر پھینکے گئے، آپؐ کے راستے پر کانٹے بچھائے گئے۔ آپؐ کا گلا دبایا گیا۔ آپؐ کے اوپر اونٹ کی بچہ دانی پھینکی گئی۔ آپؐ پر سڑک کا کوڑا کرکٹ بھی پھینکا گیا۔ اور آپؐ کے صحابہ کو عرب کی تپتی ریت پر لٹایا گیا۔ دہکتے کوئلوں پر کھڑا رہنے پر مجبور کیا گیا۔ آپؐ کے صحابہؓ کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔ مخالف سمت اونٹوں سے باندھ کر صحابیات کو چیرا گیا اور کئی صحابہ اور صحابیات نے جام شہادت نوش فرمایا۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جتنا مجھے ڈرانے کی کوشش کی گئی۔ کسی اور کے لئے ایسی کوشش نہیں ہوئی اور راہ مولیٰ میں جتنی اذیت مجھے دی گئی اتنی کسی اور کو نہیں دی گئی۔ (جامع ترمذی ابواب الذھد)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ کی تیرہ سالہ زندگی جو مکہ میں گزری۔ اس میں جس قدر مصائب اور مشکلات آنحضرت ﷺ پر آئیں ہم تو اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ دل کانپ اٹھتا ہے جب ان کا تصور کرتے ہیں۔ اس سے رسول اللہ ﷺ کی عالی حوصلگی، فراخ دلی، استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ لگتا ہے کیسا کوہ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے تھے مگر اس کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے۔ وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لحظہ سست اور غمگین نہیں ہوا۔ وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکیں"۔ (ملفوظات جلد اول ص 516)

ان تمام اذیت ناک تکالیف کو نہایت صبروشکر کے ساتھ برداشت کرتے ہوئے صحابہ اپنے ایمان پر استقامت دکھلاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے گئے اور منہ پر کوئی شکایت لائے بغیر اپنے روحانی آقا و رہنما و پیشوا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم کو حرز جان بنایا۔

ان تکالیف کو برداشت کرنے کے صلہ میں سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو الٰہی دنیا تک تمام مخلوقات کے لئے رحمۃ العالمین اور خاتم النبیین بنا دیا گیا۔ اور آپ کے صحابہ کو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ کے مبارک سرٹیفیکیٹ سے نوازا۔

قیصر روم نے آنحضور ﷺ کو زندہ پکڑ کر لانے کے لئے اپنا سفیر عرب بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی رات اس کے ہلاک ہونے کی خبر حضرت محمد ﷺ کو دی۔ حضرت محمد ﷺ اگر مکہ سے نہ نکالے جاتے تو اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتوحات کی نوید کیسے سنائی جاتی۔ اور اسلام آپؐ کے مختصر سے دور میں عرب سے عجم تک نہ پھیلتا۔

آج کے مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں کو تمام سابقہ انبیاء بالخصوص سیدنا، امامنا، آقا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اقتداء میں گزشتہ 130 سال سے مخالفت کا سامنا ہے۔ یہ درحقیقت اُسی مخالفت کا تسلسل ہے جو کفار مکہ نے آنحضور ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کی تھی۔

مولوی تاج محمد ناظم اعلیٰ ختم نبوت بلوچستان نے احمدیوں کے خلاف ایک مقدمہ میں 21 دسمبر 1985ء کو اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ کی عدالت میں یہ بیان ریکارڈ کروایا:

"یہ درست ہے کہ یہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہر آدمی کو آزادی ہے کہ وہ مذہب پر عمل کرے۔ میں تحفظ ختم نبوت کا ناظم اعلیٰ ہوں۔ یہ درست ہے کہ ختم نبوت نے اپنا مذہبی فریضہ سمجھا ہوا ہے کہ جس احمدی کو کلمہ لگایا ہوا دیکھے تو اسے توہین اسلام کے مرتکب ہونے کے جرم میں پکڑے اور اسی سلسلے میں ملزمان (اسیران کوئٹہ) کو ہم نے پکڑا۔ مجھے کسی غیر مذہب کے ہاتھ میں قرآن دیکھ کر جوش نہیں آتا البتہ اس کے سینے پر کلمہ لگا ہوا ہو تو اُس وقت میرا دل چاہتا ہے کہ اس کو قانون کے حوالے کرے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق کوئی بھی غیر مذہب لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کا بیج نہیں لگا سکتا۔ یہ درست ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے (میں) جو آدمی نماز پڑھتا تھا، آذان دیتا تھا یا کلمہ پڑھتا تھا اس کے ساتھ مشرک یہی سلوک کرتے تھے جواب ہم احمدیوں سے کر رہے ہیں"

جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفت اور تکفیروں کا دور آج بھی جاری ہے۔ یہ مخالفت اب انفرادی نہیں رہی۔ اس میں مختلف فرقے، جمعیتیں، جماعتیں بلکہ حکومتیں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ لیکن یہ پودا خود اللہ تعالیٰ نے

اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے، جس کی حفاظت بھی خود اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے، مکھی کی طرح مسل دینے اور پیشاب کے زور سے قادیان کو بہا دینے کا دعویٰ کرنے والے کہاں ہیں۔ ان کا نام و نشان مٹ چکا ہے۔

1991ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلی بار قادیان تشریف لے گئے تو آپ نے ایک وفد بٹالہ بھجوایا تھا تا وہاں کے قبرستانوں میں مولوی محمد حسین بٹالوی کی قبر تلاش کر سکیں مگر بسیار کوشش کے نام و نشان تک نہ ملا تھا۔ اس شخص کا جو بٹالہ اسٹیشن پر قادیان کا رُخ کرنے والوں کو روکا کرتا تھا جبکہ اس کے بالمقابل قادیان سے اٹھنے والی ایک آواز 130 سالوں میں 30 کروڑ سے بڑھ چکی ہے۔ اور 60 کروڑ آنکھیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نچھاور ہونے کے لئے موجود ہیں۔

1934ء میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید بطور انعام کے عطا کی جس کے ذریعہ دنیا بھر میں مشن ہاؤسز، مساجد کی تعمیر کے علاوہ مربیان کرام کی ترسیل اور قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کا کام جاری ہے۔

1953ء میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کا تحفہ جماعت کو عطا فرمایا۔ جس کے ذریعہ پاکستان میں خیبر سے کراچی تک تعلیم و تربیت، اصلاح احوال اور دعوت الی اللہ کا کام ہو رہا ہے اور خلافت رابعہ میں اس کا دائرہ کار ساری دنیا تک پھیلا دیا گیا ہے۔

1974ء کی مخالفت کی جب منصوبہ بندی مخالفین کی طرف سے ہو رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے صد سالہ جوبلی کا تحفہ دیا۔ جس کے تحت سو سالہ جشن پوری آب و تاب کے ساتھ منایا گیا اور اسلام کی تمام دنیا بھر میں خوب تشہیر ہوئی۔ نیز احمدی احباب کے ہجرت کا سلسلہ شروع ہوا۔ جن کی وجہ سے نہ صرف خاندان مالی لحاظ سے مضبوط ہوئے بلکہ چندوں میں بھی بہت اضافہ دیکھنے کو ملا اور جماعت مالی لحاظ سے مضبوط ہوئی۔

اور 1984ء کی مخالفت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح کو مغربی دنیا میں پہنچا کر جماعت احمدیہ کے لئے ایک نئے era کا انتظام فرما دیا۔ اور اسلام احمدیت ایک دفعہ پھر پوری شان و شوکت کے ساتھ دنیا میں پھیلنے لگا۔ ایم ٹی اے کی نعمت جماعت کو عطا ہوئی جس سے خلیفۃ المسیح اور احباب کے درمیان رابطہ مضبوط ہوا۔ عالمی سربراہوں سے ملاقاتوں میں تیزی آئی۔ مساجد کی تعداد ہزاروں میں دیکھتے ہی دیکھتے جا پہنچی۔ مبلغین و معلمین کا جال ساری دنیا میں پھیلا۔ جامعات بڑی تیزی کے ساتھ دنیا بھر میں قائم ہوئے۔ خلیفۃ المسیح کے پارلیمنٹس سے خطاب اور عالمی رہنماؤں کو امن کے پیغام بڑی تیزی سے پہنچائے جانے لگے۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوا۔ 1891ء میں پہلے جلسہ سالانہ میں 75 احباب نے شرکت کی اور اب 75 سے زائد ممالک میں یہ جلسے بڑی شان کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں۔ جماعت کی مخالفت کرنے والے دو جابر سربراہوں میں سے بھٹو کو پھانسی اور ضیاء الحق کو طیارے کے حادثے میں پرخچے اُڑا کر عبرت کا نشان بنا دیا۔

ایسا کیوں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر بیان فرمایا تھا کہ ایک دفعہ لیمپ میں پانی ملے تیل سے پانی اور تیل میں بحث جاری تھی۔ پانی کہہ رہا تھا کہ میں صاف ستھرا ہوں لوگ مجھے اپنی پاکی کے لئے استعمال کرتے ہیں حتیٰ کہ وضو کرتے ہیں۔ تم گدلے ہو تم سے بدبو آ رہی ہے پھر تم میرے سے اوپر کیوں ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تیل کو زبان عطا کی اور وہ یوں گویا ہوا کہ میں چھوٹا سرسوں کا بیج تھا۔ زمین پر پھینک دیا گیا کچھ میرے ساتھیوں کو چڑیا چگ گئیں۔ کسی ساتھی نے ابھی زمین سے سر نکالا ہی تھا کہ وہ تیز ہواؤں اور بارشوں کی نذر ہو گیا یا کوئی پرندہ اُسے کھا گیا۔ جو کچھ بچ گئے ان میں، مَیں بھی شامل تھا۔ سورج کی تپش میں مَیں پلا بڑھا مجھے کاٹ کر دھوپ میں ڈال دیا گیا۔ پھر کولہوں میں ڈال کر پیسا گیا اور تیل کی شکل اختیار کر گیا۔ ابھی بھی مجھے چین سے نہ بیٹھنے دیا گیا بلکہ مجھ آگ لگا کر جلایا جا رہا ہے۔ کیا اتنی مشکلات اور تکلیفیں اٹھانے کے بعد بھی میرا حق نہیں بنتا کہ میں تمہارے اوپر آؤں؟

پس اے احمدی بھائیو! تم اوپر آنے اور دنیا پر مسلط ہونے اور حکمرانی کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ کچھ وقت درکار ہے، انتظار کرو، اور بس انتظار کرو اور دعائیں کرو اللہ تعالیٰ وہ دن بہت جلد لائے گا جب تمہاری حکمرانی ہو گی اور تم سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرح یہ کہہ رہے ہو گے کہ جو کوئی خانہ کعبہ میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہو گا۔ جو فلاں کے جھنڈے تلے آیا وہ امن میں ہے۔ جس نے خلافت احمدیہ کی امان حاصل کر لی وہ امن میں ہو گا بس

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

ایک فارسی مقولہ ہے:

آواز سگاں کم نہ کند رزق گدا را

کہ کتوں کے بھونکنے سے گداگر کے رزق میں کمی نہیں آتی۔

ہم احمدی بھی تو اللہ تعالیٰ کے در کے گداگر ہیں۔ جس طرح ایک گداگر، فقیر کسی کے گھر جا کر دھونی رما بیٹھتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بھی اپنے اللہ کے در کے گداگر ہو کر اس سے مانگیں، دعائیں کریں، استغفار کریں۔ اس پر توکل کریں۔ اس پر بھروسہ کریں، اس سے کبھی ناامید نہ ہوں۔

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

اور اس میں دوسرا بڑا سبق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے انعامات بصورت رزق کے کبھی کمی نہیں آئے گی۔ بلکہ جہاں انعامات میں بڑھوتی ہو گی وہاں جماعت احمدیہ بڑھے گی۔ پھیلے گی، پھولے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں روک نہیں سکتی۔

کہتے ہیں کہ فزکس کا یہ اصول ہے۔ جو Lavity کا اصول کہلاتا ہے

The more you press more will rise

جتنی زور سے ربڑ کی گیند کو زمین پر پٹکو گے یہ اتنا ہی اونچا جائے گی۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے صحابہ کی مشکلات اور مصائب دیکھ کر ان کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ اس دین اسلام کو ضرور کمال اور اقتدار بخشے گا یہاں تک کہ اس کے قائم کردہ امن وامان کی وجہ سے "صنعاء" (یمن کا دارالخلافہ اور فیڈرل ایریا ہے) سے "حضر موت" (یمن کا مشہور علاقہ) تک اکیلا شتر سوار چلے گا۔ اللہ کے سوا اسے کسی کا ڈر نہ ہو گا۔ بھیڑ یا بکریوں کی رکھوالی کرے گا یعنی وہ لوگ جو اس وقت وحشی ہیں (مخالفت اور ایذاء دے رہے ہیں ان کی نسلیں) تربیت پا کر دنیا کے والی اور رکھوالے بنیں گے لیکن تم جلد بازی دکھا رہے ہو" (بخاری کتاب المناقب)

آج بھی ہم میں سے بعض لوگ دشمنوں کی تکالیف اور مصائب اور ایذاء رسانیوں کو دیکھ کر مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کی آوازیں بلند کرتے ہیں۔ ان کے لئے اس حدیث میں پیغام ہے کہ جلد بازی نہ کریں اور اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ کی صدا سننے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ دعاؤں میں جُت جائیں۔ اپنی اصلاح کریں۔ اپنی کمزوریوں کو دُور کریں اور روزانہ اپنا محاسبہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو اور ہر طرح کے عیش وعشرت کے سامان اور مالی و جانی آرام بھی ہو، کوئی ابتلاء بھی پیش نہ آوے پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جائے وہ ابلہ ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں پر خدا راضی ہوا وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے اور مختلف قسم کے مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔"

ایک دفعہ ایک شخص حضرت ابو بکرؓ کو آنحضور ﷺ کی موجودگی میں بُرا بھلا کہہ رہا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ چپ رہے اور حضورؐ بیٹھے مسکراتے رہے اور تعجب کرتے رہے جب اس شخص نے گالیاں دینے میں حد کر دی تو ابو بکرؓ نے بھی جواباً کچھ الفاظ کہے۔ جس پر حضورؐ ناراضگی کے انداز میں اٹھ کھڑے ہوئے اور چل پڑے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی کہ حضورؐ! جب وہ مجھے گالیاں دے رہا تھا تو آپؐ سنتے رہے اور جب میں نے جواب دیا تو آپؐ چلے آئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے ابو بکرؓ! جب تک تم خاموش رہے فرشتے تمہاری طرف سے جواب دے رہے تھے لیکن جب تم نے جواب دیا تو فرشتے جگہ چھوڑ گئے اور شیطان آ گیا۔ پھر میں اس جگہ پر کیسے بیٹھ سکتا تھا۔ (حدیقۃ الصالحین ص 796)

پس آج بھی فرشتے ہماری طرف سے جواب دے رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات جمعہ میں احباب کو دعاؤں کی طرف بلا رہے ہیں۔ آپ خطبہ جمعہ 21 اگست 2020ء میں فرماتے ہیں:

"آجکل مخالفت پاکستان میں پھر زوروں پر ہے بلکہ ممبران اسمبلی بھی جھوٹی باتیں ہماری طرف منسوب کر کے عوام کے جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ غلط طور پر ان لوگوں کی غلط حرکات کو پیش کیا جاتا ہے جن کا جماعت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور پھر پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ احمدی تھے حالانکہ ان کا حرکت کرنے والوں کا جماعت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اسی طرح آجکل سستی شہرت کے لئے ہر گھسا پٹا انسان جو ہے وہ یوٹیوب پر جماعت کے خلاف اپنے پروگرام بنا کر اور غلط باتیں منسوب کر کے سمجھتا ہے کہ میں بڑا ثواب کا کام کر رہا ہوں حالانکہ نیک نیت نہیں ہیں وہ لوگ صرف اپنی سستی شہرت چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شریروں کے شر ان پر الٹائے۔ ان دنوں میں خاص طور پر پاکستان کی جماعت کو بھی، دنیا میں بھی دعائیں ہمیں بہت زیادہ کرنی چاہئیں۔"

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

ترجمہ: اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! پس تو میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ بہت پڑھیں۔

ترجمہ نمبر1۔: اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

ترجمہ نمبر2۔: اے اللہ! تو ہی ان پر ایسا وار کر جس سے ان کی زندگی

کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور ہم ان کی شرارتوں سے بچ جائیں۔ درود شریف بہت پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محفوظ رکھے ان شریروں کے شر سے۔ جوں جوں یہ دشمنی بڑھ رہی ہے توں توں ہمیں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیے۔‘‘

روزنامہ الفضل ہر سال دسمبر کے مہینے میں کسی نہ کسی موضوع پر سالانہ نمبر نکالتی رہی ہے۔ 2016ء کو ’’صبر و استقامت‘‘ کے عنوان پر نمبر تیار ہو رہا تھا کہ حکومت کی پابندی کی وجہ سے شائع نہ ہو سکا۔ مگر حضور نے اس کے لئے ایک پیغام بھجوایا جس میں آپ نے تحریر فرمایا:

’’دین کی خاطر صبر اور استقامت دکھانا بہت ہی بابرکت کام ہے۔ اور آج یہ وصف اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے۔ سب دنیا جانتی ہے کہ احمدی کس قدر سختیاں محض للہ برداشت کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ جب کوئی احمدی ہوتا ہے تو عزیز و اقارب اور دوست تعلقات منقطع کر لیتے ہیں۔ ماحول میں نفرت پھیلائی جاتی ہے۔ معاشرتی بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔ ہر طرح سے حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ ملکی قوانین بھی ایسے ہیں جس میں اختلاف عقیدہ کی بناء پر ان سے اپنے ہی ملک میں امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ جھوٹے مقدمات میں ملوث کیا جاتا ہے اور کئی بے گناہ احمدی ابھی بھی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ اب تک کون سا ظلم ہے جو احمدیوں پر ڈھایا نہیں گیا۔ جائیدادیں چھینی گئیں۔ آگیں لگائی گئیں۔ کاروبار لوٹے گئے۔ مارا پیٹا گیا یہاں تک کہ کتنے ہی احمدی اپنے دین اور عقائد کی حفاظت کرتے ہوئے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ ایسے لوگ آسمان احمدیت کے روشن ستارے ہیں۔

یہ واقعات انفرادی بھی ہیں اور اجتماعی بھی جن میں سے نمایاں طور پر 2010ء کا وہ دکھ بھرا واقعہ ہے جب لاہور میں دو مقامات پر احمدیوں کو عین عبادت کرتے ہوئے بڑی بے دردی کے ساتھ جان سے مار دیا گیا۔ مگر اس مشکل وقت میں بھی وہاں پر موجود ہر احمدی کو وقار بن کر صبر و استقامت کا نہایت شاندار نمونہ پیش کرتا رہا۔ اس وقت ان میں سے کوئی درود شریف کا ورد کر رہا تھا تو کوئی کلمہ پڑھ رہا تھا اور کوئی اپنے ساتھی کی ضرورت پوری کرنے میں مصروف تھا۔ وہ ذرا بھر بھی ڈگمگائے نہیں اور نہ ہی ان کے قدموں میں کوئی لغزش آئی بلکہ وہ احمدیت پر اپنے ایمان کو سچا ثابت کرتے ہوئے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ یہی وہ صبر و استقامت ہے جو خدا کے فضل سے سب دنیا میں جماعت کو کامیابیوں اور ترقیات سے ہمکنار کر رہا ہے۔ پس اے خدا کی خاطر دکھ سہنے والے وفا شعار احمدیو! تمہیں مبارک ہو کہ تم اس آسمانی نظام خلافت کے ساتھ منسلک ہو جس سے وابستگی کے نتیجے میں اللہ نے تمکنت دین اور خوفوں سے امن دلانے کے وعدے فرمائے ہیں۔ تم اپنے آپ کو اکیلا مت سمجھو۔ خلیفۂ وقت کی دعائیں ہر دم آپ کے ساتھ ہیں۔ عرش کا خدا آپ کی قربانیوں کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا اور وہ دن ضرور طلوع ہو گا جب آپ امن وسکون کے ساتھ اور مذہبی آزادی کے ماحول میں اپنے دین پر عمل کر سکیں گے۔‘‘

استغاثہ اللہ تعالیٰ پر ہے

جہلم سے کرم دین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک مقدمہ دائر کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’اب یہ ان لوگوں کی طرف سے ابتداء ہے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ ان کے مقابلہ میں کیا کیا تدابیر اختیار کرے گا۔ یہ استغاثہ ہم پر نہیں اللہ تعالیٰ پر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مقدمات کر کے تھکانا چاہتے ہیں۔ الہام اِنَّ اللّٰہَ مَعَ عِبَادِہٖ یُوَاسِیْكَ اسی کے متعلق اجتہادی طور پر معلوم ہوتا ہے اور ایسا ہی الہام سَاُکْرِمُكَ اِکْرَاماً عَجَباً سے معلوم ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 62۔ ایڈیشن 1988ء)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

ہو تو ماں باپ سے سخت کلامی سے پیش آتے ہیں اور ماؤں سے غصے کا اظہار بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کو بعض دفعہ برا بھلا بھی کہہ رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ماں باپ کے آگے تو اونچی آواز میں بولنا بھی منع ہے۔ تو بعض دفعہ دینی خدمت نہ کرنے یا بیوی بچوں کے حقوق ادا نہ کرنے کے لئے ماں کی یا باپ کی خدمت کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ اس لئے ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے کہ ماں باپ کی خدمت کے نام پر کہیں نفس دھوکہ تو نہیں دے رہا اور دینی خدمت سے آدمی محروم نہ ہو رہا ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شخص کو فرمایا کہ:

’’والدہ کا حق بہت بڑا ہے اور اس کی اطاعت فرض۔ مگر پہلے یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا اس ناراضگی کی تہہ میں کوئی اور بات تو نہیں ہے جو خدا کے حکم کے بموجب والدہ کی ایسی اطاعت سے بری الذمہ کرتی ہو مثلاً اگر والدہ اس سے کسی دینی وجہ سے ناراض ہو یا نماز روزہ کی پابندی کی وجہ سے ایسا کرتی ہو تو اُس کا حکم ماننے اور اطاعت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کوئی ایسا مشروع امر ممنوع نہیں ہے جب، (بیوی کے بارہ میں پوچھا تھا کہ والدہ یہ کہتی ہے) تو وہ خود (یعنی بیوی) واجب الطلاق (ہو جاتی) ہے۔ ......سب سے زیادہ خواہشمند بیٹے کے گھر کی آبادی کی والدہ ہوتی ہے اور اس معاملہ میں ماں کو خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ بڑے شوق سے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے خدا خدا کر کے بیٹے کی شادی کرتی ہے تو بھلا اس سے ایسی اُمید وہم میں بھی آ سکتی ہے کہ وہ بے جا طور سے اپنے بیٹے کی بیوی سے لڑے جھگڑے اور خانہ بربادی چاہے۔ ......ایسے بیٹے کی بھی نادانی اور حماقت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ والدہ تو ناراض ہے مگر مَیں ناراض نہیں ہوں۔ ......والدہ اور بیوی کے معاملہ میں اگر کوئی دینی وجہ نہیں تو پھر کیوں یہ ایسی بے ادبی کرتا ہے۔ اگر کوئی وجہ اور باعث اَور ہے تو فوراً اُسے دُور کرنا چاہیئے۔ ...... بعض عورتیں اوپر سے نرم معلوم ہوتی ہیں مگر اندر ہی اندر وہ بڑی بڑی نیش زنیاں کرتی ہیں۔ پس سبب کو دُور کرنا چاہیئے اور جو وجہ ناراضگی ہے اس کو ہٹا دینا چاہیئے اور والدہ کو خوش کرنا چاہیئے۔ دیکھو شیر اور بھیڑیئے اور اَور درندے بھی تو ہلائے سے ہل جاتے ہیں اور بے ضرر ہو جاتے ہیں۔ دشمن سے بھی دوستی ہو جاتی ہے اگر صلح کی جاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ والدہ کو ناراض رکھا جاوے۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ نمبر 497-498 الحکم 26/مارچ 1908ء بحوالہ ایڈیشن 1988ء)

مرد تو چونکہ مضبوط اعصاب کا ہوتا ہے، قوام ہے اس لئے اگر گھر میں کسی اختلاف کی وجہ بن بھی جائے تو پیار سے محبت سے سمجھا کر حالات کو سنبھالیں۔ اسی طرح جوان بچیاں اور بہوئیں بھی ان کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بوڑھوں کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور ان سے اگر کوئی سخت بات بھی ہو تو برداشت کر لیں اور اس وجہ سے برداشت کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنی ہے تو پھر خدا طاقت اور ہمت بھی دیتا ہے اور حالات میں سدھار پیدا ہوتا ہے اور انشاء اللہ ہوتا چلا جائے گا۔

(خطبہ جمعہ 16/ جنوری 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

☆...☆...☆

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

کے وعدوں پر یقین ہے۔ ان کو اس بات پر یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے۔ ان کو اس بات پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص ہو کر کی گئی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔ اُن کا اس بات پر قوی ایمان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالصتاً اپنی خاطر کئے گئے ہر عمل کی بھرپور جزا دیتا ہے، اُن کو اس بات پر بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ہر خوف کو امن میں اور ہر غم کو خوشی میں بدل دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرہ:275) کہ وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی تو ان کے لئے ان کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غم کریں گے۔ پس جو خالصتاً اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ان کا ہر خوف، ہر غم اللہ تعالیٰ دُور کر دیتا ہے۔ وہ اللہ کے ہو جاتے ہیں اور اللہ اُن کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُن کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اُسے اُس کے مالک کے لئے بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی جیسے تم میں کوئی اپنے بچھیرے کی پرورش کرتا ہے۔

(صحیح بخاری باب الصدقۃ من کسب طیب حدیث 1410)

(خطبہ جمعہ 9/ نومبر 2007ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

مرسلہ: طاہر احمد

فن لینڈ میں جلسہ سالانہ کی تاریخ

اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا (صحیح بخاری جلد اول، کتاب الصلاۃ) کہ مومن ایک دوسرے کی مضبوطی کا باعث ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو پہلے ہی سے یہ خبر دے دی تھی کہ لوگ تیرے پاس جوق در جوق آئیں گے اور یہ کہ ان کی ملاقات سے تھکنا نہیں۔ اسی وجہ سے اور اپنے متبعین کو صحبت صالحین اور خالص دینی اور روحانی ماحول مہیا کرنے کی غرض کی خاطر آپ علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے مبارک نظام کی بنیاد رکھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے 1891ء میں شروع کیا جانے والا جلسہ سالانہ جو کہ قادیان میں چند سو شاملین کے ساتھ منعقد ہوا اب اُسی خدا کی رحمت اور خلافت کی برکات سے تمام دنیا کے اکثر ممالک میں پھیل چکا ہے اور اس دور میں صحیح اسلام کے پیروکار دنیا میں ہر جگہ جلسہ سالانہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ 'کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ' (سورۃ التوبہ:119) یعنی صادقوں کی صحبت اختیار کرو، پر عمل درآمد کرتے ہیں اور خاص روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔

اس جلسہ کی عظمت تمام احمدیوں کے دلوں میں ہر جگہ ایسے راسخ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس جلسے کے شاملین کے لیے کی جانے والی دعاؤں سے حصہ پانے کی جستجو اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ لوگ خاص اہتمام سے اور کوشش کر کے دور دور سے اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ کا نہایت شکر اور اس کا احسان ہے کہ اُس نے فن لینڈ جیسے دور دراز ملک کو بھی اپنی ان برکات سے محروم نہیں رکھا اور فن لینڈ میں جلسہ کی بنیاد اور ترقی بھی اصل میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقی کا ایک حسین نشان ہے۔

چونکہ خاکسار کو پہلے جلسہ سالانہ سے 2017ء تک مختلف حیثیتوں میں خدمت کرنے کی توفیق ملتی رہی ہے اور فن لینڈ میں جلسہ سالانہ کی تدریجی ترقی کا شاہد ہے تو خاص طور پر ان دنوں جب کہ وبائی مرض کورونا کی وجہ سے جلسہ سالانہ برطانیہ بھی منعقد نہیں ہوسکا اور تقریباً ہر ملک کے جلسہ سالانہ کینسل، ملتوی یا پابند ماحول میں ہو رہے ہیں نیز فن لینڈ میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے امسال کا جلسہ کینسل کرنا پڑا تو گزشتہ جلسہ جات کی یادوں نے ذہن اور دل کو گرما دیا اور انہیں جذبات کے اثر میں کچھ یادیں، تاثرات اور احوال تحریرِ خدمت ہیں۔

1987ء کے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پہلی دفعہ فن لینڈ میں احمدیت کے قیام کا اعلان فرمایا اور محترم سید کمال احمد یوسف صاحب مبلغ انچارج ناروے اور مخلص داعیان الی اللہ کے 2 دوروں کا ذکر فرمایا جن کی کوششوں سے 15 افراد نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت اختیار کی۔

اس قیام کے بعد 2000ء تک جب فن لینڈ میں باقاعدہ صدارت کا قیام عمل میں آیا تب تک گنتی کے دو چار افراد ہی موجود تھے اور جب خاکسار 2006ء میں فن لینڈ پڑھنے کے لیے آیا تو اُس وقت ہم پورے فن لینڈ میں کم و بیش صرف دس لوگ ہوتے تھے اور اکثر مختلف شہروں میں پڑھ رہے تھے۔

خاکسار 2006ء میں جب یوئینسو شہر میں پڑھنے کے لیے آیا تو یہاں پڑھائی کا ایسا زبردست نظام دیکھ کر طبیعت خوش ہوگئی۔ دن یونیورسٹی میں اور شام میں لائبریریز میں گزرتیں۔ مختلف لوگوں کو جاننے اور مختلف کلچرز اور مذاہب والوں سے گفتگو کرنا اور ان کو اپنے مذہب اسلام اور احمدیت کے بارے میں بتانے کا ایسا چسکا پڑا کہ اب شام کے اوقات تبلیغی نشستوں میں گزرنے لگے۔

اُس وقت خاص طور پر اسلام کے بارے میں بہت کم علمی پائی جاتی تھی اور اکثر کلاس فیلوز احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں جان کر بہت حیرت کا اظہار کرتے تھے۔ بہرحال ان دلچسپیوں میں اور پڑھائی میں احمدیوں سے ملنے کا واحد وقت عیدین ہوا کرتا تھا۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ 2006ء میں اُس وقت پورے فن لینڈ میں ہم کم و بیش صرف دس لوگ ہوتے تھے اور اکثر مختلف شہروں میں پڑھ رہے تھے۔ ایسے میں نماز عید کے لیے راتوں کو سفر کر کے ہیلسنکی پہنچنا اور وہاں اپنے لوگوں سے مل کر ایسا دلی سکون ملتا تھا کہ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ اس دور میں ہم بیٹھ کر فن لینڈ میں احمدیت کی ترقی کی باتیں کرتے اور جلسہ سالانہ اور اجتماعات اور نماز سینٹر کے قیام اور مربی صاحب کی آمد وغیرہ کے بارے میں اور نا جانے کس کس مستقبل کی باتیں کر کے دل خوش کیا کرتے تھے۔

الحمد للہ کہ اتنی جلد ان ترقیات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر دل اللہ کی حمد اور اس کی قدرت پر جھوم اٹھتا ہے۔ آہستہ آہستہ اور سال بہ سال مزید احمدی بھائی بھی پڑھائی کے لیے فن لینڈ آتے رہے اور یہ کارواں کب اتنا بڑا بن گیا کہ پتا ہی نہ چلا۔ مجھے یاد ہے کہ 2010ء میں پہلی نیشنل مجلس عاملہ کے انتخاب و منظوری کے بعد جب 2011ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ ہم اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کریں گے تو ہر ایک کے چہرے پر اتنی خوشی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ اُس وقت کے نیشنل صدر جماعت مکرم احمد فاروق قریشی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جلسہ کی منظوری کے لیے لکھا اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 2011ء میں عیدالاضحیٰ سے ایک روز قبل پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

خاکسار جو نیشنل جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کر رہا تھا، کو اس تاریخی جلسہ پر صدر صاحب کی زیر قیادت افسر جلسہ سالانہ کے طور پر خدمت سرانجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مشنری انچارج سویڈن مکرم آغا یحیٰ خان صاحب کی بطور مرکزی نمائندہ اس جلسہ میں شمولیت کی منظوری عطا فرمائی۔ مکرم و محترم سید کمال احمد یوسف صاحب سابق مشنری انچارج سکینڈینیویا جن کی محنت و قربانیوں نے فن لینڈ میں احمدیت کی بنیاد رکھی تھی، کو جلسہ سالانہ پر بطور خصوصی مہمان مدعو کیا گیا۔ صدر صاحب کی معیت میں سب نے مل کر تمام کام انجام دیے۔ ہم نے سفید کپڑے پر کاغذ کے پرنٹس سے جلسہ سالانہ لکھا اور ایک چھوٹے سے کرایہ کے حال میں ہم نے اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا۔

جلسہ سالانہ کی وسعت اور تدریجی موازنہ

جب فن لینڈ کی چھوٹی سی جماعت جو کہ 95 فیصد نوجوانوں پر مشتمل تھی، کو اللہ تعالیٰ نے 2011ء میں پہلے جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی تو وہ دن خاص خوشی کا حامل تھا۔ تمام جماعت کے ممبران میں عجیب سی خوشی تھی کہ وہ دن آ گیا ہے جس کا برسوں سے انتظار تھا۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے خاص ہے کہ اس جلسے میں سب احمدیوں نے اتنے خلوص اور محنت سے ڈیوٹیاں دیں کہ باہمی یگانگت اور بھائی چارہ کی اعلیٰ مثال قائم کردی۔ اس وقت یہ جلسہ صرف ایک روز تک محدود تھا اور اس مقصد کے لیے وہی ہال کرائے پر لیا گیا جو کہ عموماً عید کے لیے لیا جاتا ہے۔ جلسہ سے پہلے سب نے مل کر وقارِ عمل کے ذریعہ ہال کو تیار کیا اور اس میں وقارِ عمل کے ذریعہ لجنہ کے حصے کے لیے پارٹیشن تیار کی۔ شاملین کی کل تعداد 75 تھی۔

اس جلسے کے بعد حوصلہ اور تجربہ بھی بڑھ گیا اور اگلے سال دوسرا جلسہ سالانہ 2012ء میں ایک مقامی ہوٹل کے 2 ہال کرائے پر حاصل کر کے منعقد کیا گیا۔ اس جلسے پر ڈیوٹیوں کی تقسیم میں بہتری آئی۔ تقاریر، نظموں اور تلاوت کے لیے تیاری کروائی گئی جس کی وجہ سے معیار پہلے سے بہتر رہا۔ اس جلسے پر پہلی دفعہ بیک گراؤنڈ بینر ڈیزائن کروا کے پرنٹ کروایا گیا جبکہ پچھلے جلسہ پر پیپر پینٹنگ پر اکتفا کیا گیا تھا۔ کھانے کا انتظام باہر کے ریسٹورنٹس سے ہی کیا جاتا رہا جبکہ تقسیم کا کام احسن طریق پر جاری رہا۔ اس جلسے پر مردوں کے علاوہ خواتین کی رہائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

2013ء میں جماعت کو تیسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور اس جلسے میں حاضری کی طرف خاص توجہ کی گئی جس کا نمایاں اثر اس جلسہ سالانہ پر نظر آیا۔ ٹرانسپورٹ اور رہائش کے شعبوں میں بہتری آئی اور ممبران کو موٹیویٹ کیا گیا جس پر بہت لوگوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ کاموں کی تقسیم کار میں مزید بہتری آئی نیز اس جلسہ پر انگلش ٹرانسلیشن کے لیے ایف۔ ایم ریڈیو کا استعمال پہلی دفعہ کیا گیا۔ رہائش کے لیے بہت سے میٹرس اور گدے کرائے پر حاصل کیے گئے۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی افسر جلسہ سالانہ کی طرف سے انفورمیشن پیک جماعت کے لیے تیار کر کے بھجوایا گیا۔

2014ء کا جلسہ سالانہ کئی لحاظ سے نئے پہلو لیے ہوئے تھا۔ اس جلسے سے پہلے جماعت احمدیہ فن لینڈ کے لیے ایک مبلغ سلسلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منظور فرما چکے تھے لہٰذا مکرم مصور احمد شاہد صاحب بطور مربی سلسلہ فن لینڈ تعینات ہو گئے۔ نیز اس جلسہ سالانہ پر پہلی دفعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا خصوصی پیغام جماعت احمدیہ فن لینڈ کے نام ارسال فرمایا نیز محترم آغا یحیٰ خان صاحب کو بطور نمائندہ بھجوایا۔ نومنتخب نیشنل صدر مکرم عطاء الغالب صاحب کی زیر قیادت جلسہ کے پروگرام اور تقاریر کے معیار میں مزید اضافہ ہوا اور اس جلسہ میں پہلی بار غیر احمدی/غیر مسلم مہمانوں کے لیے ایک سیشن مختص کیا گیا اور اس میں لوگ اپنے تبلیغی رابطے لے کر آئے جو کہ بعد میں فن لینڈ میں پیس سمپوزیم کی ابتدا ثابت ہوا۔ اس پیغام کے ایک حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کی غرض و غایت یہ بیان فرمائی ہے کہ تقویٰ میں ترقی ہو۔ دل بکلّی آخرت کی طرف جھک جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ پس آپ

پہلے جلسہ سالانہ فن لینڈ 2011ء کے موقعہ پر لی گئی ایک تصویر
کرسیوں پر بائیں جانب محترم آغا یحیٰ خان صاحب (مشنری انچارج سویڈن)، ان کے ساتھ محترم سید کمال احمد یوسف صاحب جبکہ ان کے ساتھ اُسوقت کے نیشنل صدر (مکرم احمد فاروق قریشی صاحب) تشریف فرما ہیں جبکہ انکے ساتھ خاکسار طاہر احمد بیٹھا ہوا ہے۔

جلسہ سالانہ فن لینڈ 2013ء کے موقعہ پر کارکنان جلسہ اور شاملین جلسہ کا گروپ فوٹو

جلسہ سالانہ فن لینڈ 2017ء کے موقعہ پر کارکنان جلسہ اور شاملین جلسہ کا ایک گروپ فوٹو

جلسہ سالانہ فن لینڈ 2017ء کے موقعہ پر نیشنل مجلس عاملہ کا
نیشنل صدر محترم عطاء الغالب صاحب اور مبلغ انچارج صاحب سویڈن کے ساتھ ایک گروپ فوٹو

جو اس جلسہ کے لیے ہی سفر کر کے آئے ہیں۔ آپ ان اغراض و مقاصد کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔ ایّامِ جلسہ میں دین کا علم حاصل کریں۔ نیک ماحول کے ریزِ اثر رہ کر روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی زبانوں کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھیں۔ عبادتوں کے معیار کو بڑھائیں اور اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جو معیار اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے چاہا ہے۔"

2015ء کا جلسہ کاموں اور پریکٹس کے لحاظ سے بہت ہی شاندار رہا اس جلسہ میں بہت سے شعبہ جات کی صحیح پریکٹس ہوئی، پہلی بار مہمانوں کے لیے 2 دنوں میں 2 دفعہ کا کھانا خود ضیافت کی ٹیم نے بنایا اور کھانا پکانے کے لیے چولہے خریدے گئے۔ حاضری کا میعار بہت اچھا رہا اور رضا کارانہ طور پر پیش کرنے کا جذبہ لوگوں میں بڑھا۔ جلسہ کے دنوں میں فن لینڈ کی تاریخ سے متعلق ایک انٹرویو سیشن بھی خاکسار کو ارینج کرنے کا موقع ملا جس میں سابق نیشنل صدر صاحب فن لینڈ، نیشنل صدر صاحب فن لینڈ، مربی صاحب سلسلہ فن لینڈ، محترم سید کمال احمد یوسف صاحب ناروے، مکرم مبلغ انچارج صاحب سویڈن اور شمس صاحب سویڈن شامل تھے۔ اس سے پہلے اسی نوعیت کا انٹرویو سیشن 2014 ء کے جلسہ میں بھی خاکسار کو تاریخ محفوظ کرنے کے سلسلے میں ارینج کرنے کی توفیق ملی تھی۔

2015ء کے جلسہ پر بھیجے گئے پیغام کے ایک حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر بے حد فضل اور احسان ہے کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت کے نظام کو جاری فرمایا جو قیامت تک جاری رہے گا۔ ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم اس نظام سے منسلک رہیں اور اس نعمتِ عظمیٰ سے چمٹے رہیں۔ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اپنے تقویٰ میں ترقی کے لیے خلافت سے خود بھی وابستہ ہوں اور اپنی اولادوں کو بھی اس سے وابستہ رہنے کی تلقین کریں اور ان کے دلوں میں خلیفہ وقت سے محبت پیدا کریں۔"

	افسر جلسہ سالانہ	افسر جلسہ گاہ	افسر خدمت خلق	افسر رابطہ
پہلا جلسہ سالانہ 2011ء نیشنل صدر: مکرم احمد فاروق قریشی صاحب	خاکسار طاہر احمد (نیشنل جنرل سیکریٹری)	مکرم منیب احمد ڈوگر صاحب (نیشنل سیکریٹری مال)	مکرم شاہد محمود ڈوگر صاحب (صدر خدام الاحمدیہ)	
دوسرا جلسہ سالانہ 2012ء نیشنل صدر: مکرم احمد فاروق قریشی صاحب	مکرم منیب احمد ڈوگر صاحب (نیشنل سیکریٹری مال)	خاکسار طاہر احمد (نیشنل جنرل سیکریٹری)	مکرم شاہد محمود ڈوگر صاحب (صدر خدام الاحمدیہ)	مکرم احمد قاسم صاحب (نیشنل سیکریٹری تبلیغ)
تیسرا جلسہ سالانہ 2013ء نیشنل صدر: مکرم احمد فاروق قریشی صاحب	خاکسار طاہر احمد (نیشنل جنرل سیکریٹری)	مکرم احمد قاسم صاحب (نیشنل سیکریٹری تبلیغ)	مکرم شاہد محمود ڈوگر صاحب (صدر خدام الاحمدیہ)	مکرم عطاالغالب صاحب (نیشنل سیکریٹری تعلیم وتربیت)
چوتھا جلسہ سالانہ 2014ء نیشنل صدر: مکرم عطاالغالب صاحب	مکرم منیب احمد ڈوگر صاحب (نیشنل سیکریٹری مال)	مکرم احمد فاروق قریشی صاحب (نائب صدر و نیشنل سیکریٹری امور خارجیہ)	مکرم شاہد محمود ڈوگر صاحب (صدر خدام الاحمدیہ)	
پانچواں جلسہ سالانہ 2015ء نیشنل صدر: مکرم عطاالغالب صاحب	خاکسار طاہر احمد (نیشنل جنرل سیکریٹری)	مکرم مصور احمد شاہد صاحب (مربی سلسلہ)	مکرم بشارت الرحمٰن صاحب (صدر خدام الاحمدیہ و نیشنل سیکریٹری تعلیم وتربیت)	
چھٹا جلسہ سالانہ 2016ء نیشنل صدر: مکرم عطاالغالب صاحب	خاکسار طاہر احمد (نیشنل جنرل سیکریٹری)	مکرم مصور احمد شاہد صاحب (نائب صدر و مشنری انچارج)	مکرم بشارت الرحمٰن صاحب (صدر خدام الاحمدیہ و نیشنل سیکریٹری تعلیم وتربیت)	
ساتواں جلسہ سالان 2017ء نیشنل صدر: مکرم عطاالغالب صاحب	خاکسار طاہر احمد (نیشنل جنرل سیکریٹری)	مکرم مصور احمد شاہد صاحب (نائب صدر و مشنری انچارج)	مکرم وقار جاوید صاحب (صدر خدام الاحمدیہ و نیشنل سیکریٹری وصایا)	

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

2016ء کے جلسہ کے لیے پھر ایک نئی جگہ لی گئی جس کی وجہ سے پلاننگ بہت مختلف رہی اور بہت اچھی پریکٹس رہی۔ دونوں دنوں کے لیے کھانا خود تیار کیا گیا، ٹرانسپورٹ اور رہائش کے شعبہ میں مزید بہتری لائی گئی۔ اس جلسہ سالانہ پر بھی جماعت کی خوش قسمتی رہی کہ حضور انور نے ہمیں اپنے پیغام سے نوازا۔

2016ء کے جلسہ پر بھیجے گئے اس پیغام کے ایک حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ بھی احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیض کو قیامت تک جاری رکھنے کے لیے خلافت کے سلسلہ کو قائم فرمایا ہے۔عبادات اور تقویٰ میں ترقی کے لیے اس روحانی نظام سے وابستہ ہونا ضروری ہے۔ آپ خلافت سے وابستگی سے ہی روحانی کامیابیوں کے حاصل کرنے والے ہوں گے۔ خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق بنانے اور اطاعت کے معیار کو بلند کرنے کے لیے کوشش اور جدو جہد کرتے رہیں۔ خلیفہ وقت کے خطبات خود بھی سنیں اور اپنی اولاد کو بھی سنائیں۔ خلافت سے گہری محبت ہونی چاہیے اور اطاعت کا مثالی رشتہ قائم ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافت احمدیہ کا سچا مطیع و فرمانبردار بنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین“

2017 ء کا جلسہ اپنے انتظامات اور میچورٹی کی وجہ سے ایک بہت ہی آرگنائزڈ ایونٹ تھا، ہال کو مقررہ وقت پر واپس کرنا تھا جس کی وجہ سے بھرپور کوشش کر کے تمام کارکنان و افسران نے وائنڈ اپ میں حصہ لیا اور وقت پر ہال واپس کر دیا۔ اس جلسہ میں 217 لوگ شامل ہوئے جن میں 100 خدام و انصار، تقریباً 60 لجنہ اور 40 سے زائد بچوں نے شرکت کی ان کے علاوہ 6 ملکوں سے مختلف مہمانان بھی شامل ہوئے۔ 2011ء کے پہلے جلسہ سے لے کر 2017ء کے ساتویں جلسہ میں 7 سال کے قلیل عرصہ میں جلسہ کے شاملین کی تعداد 75 سے بڑھ کر 217 تک جا پہنچی الحمد اللہ۔

2017 ء کے جلسہ پر ایک بار پھر ہمیں اپنے آقا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے پیغام موصول ہوا، پیغام کے ایک حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس یہ اصل تقویٰ کی راہیں ہیں جو قرآن کریم کی روشنی میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ہمارے لیے بیان فرمائی ہیں۔ پہلے نفس امارہ کے برتن کو صاف کریں۔ جب یہ صاف ہو جائے تو اس میں نیکیاں ڈالیں۔ بلند مراتب قرب الٰہی ان باتوں کے بعد ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر احمدی کو نیکیوں اور زہد میں بڑھنے کی توفیق دے۔ اللہ آپ کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ خلافت احمدیہ جو حضرت مسیح موعودؑ کے فیض کو جاری رکھنے کے لیے قیامت تک قائم کی گئی ہے اس سے کامل وفا کا تعلق پیدا کریں۔ اس سے آپ کی ہدایت کے سامان پیدا ہوں گے۔ خلافت کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنے گی۔“

2018 ء میں نارڈک ممالک کا اکٹھا جلسہ سالانہ ناروے منعقد ہوا نیز 2019ء کا جلسہ سالانہ فن لینڈ بھی ہر جلسہ کی طرح برکتوں سے بھرا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس انعام کو دیکھتے ہوئے اور اس کیفیت کو دیکھتے ہوئے جو کہ پہلے جلسہ سالانہ میں تھی اور اب جس مقام پر پہنچ گئی ہے، دل حمد کے جذبات سے بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ان برکات سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔ اللہ تمام خدمت گزاروں کی خدمت قبول فرمائے۔ آمین

☆…☆…☆

عرب میں جہالت کا خاتمہ

عرب میں جہالت، کشت وخون، درندگی اور حیوانیت کا دَور دورہ تھا۔ اس جہالت کا خاتمہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور افق عالم میں ایسا نورانی وجود ظاہر ہوا جس کی تمازت نے ہزاروں سالوں سے بھڑکتی آگ کے شعلوں کو خاکستر کر کے رکھ دیا۔

آنحضرت ﷺ کے اس عظیم الشان احسان کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ کے عاشقِ صادق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَتَعْرِفُ قَوْمًا کَانَ مَیْتًا کَمِثْلِھِمْ
نَؤُوْمًا کَاَمْوَاتٍ جَھُوْلًا یَلَنْدَدَا
فَاَیْقَظَھُمْ ھٰذَا النَّبِیُّ فَاَصْبَحُوْا
مُنِیْرِیْنَ مَحْسُوْدِیْنَ فِی الْعِلْمِ وَالْھُدٰی

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد7 ص93)

کہ کیا تو ایسے لوگوں کو جانتا ہے جو ان جیسے مردہ تھے۔ وہ لوگ مردوں کی طرح سوئے ہوئے تھے اور بہت جاہل اور جھگڑالو تھے۔ سو اس نبیؐ نے ان کو بیدار کر دیا تو وہ نور دینے والے اور علم و ہدایت میں قابل رشک ہو گئے۔

آج کی دعا

اَنَّ اللّٰہَ مَوۡلٰىکُمۡ ؕ نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَ نِعۡمَ النَّصِیۡرُ ﴿۱۴﴾

(سورۃ الانفال: 41)

ترجمہ: اللہ ہی تمہارا والی (نگہبان) ہے۔ کیا ہی اچھا والی (نگہبان) اور کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔

یہ قرآنِ مجید کی اللہ تعالیٰ کی کفایت اور اس پر توکل کی پیاری دعا ہے۔ مشکلات کے دور کرنے کے لئے یہ آیت مبارکہ مجرب ہے۔

حضرت مسیحِ موعودؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا
کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا
ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فَسُبحَانَ الَّذِیْ اَخزَی الاَعَادِیْ

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

28 نومبر 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	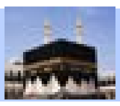	05:19	17:37
مدینہ منورہ	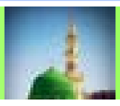	05:24	17:33
قادیان	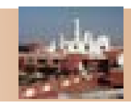	05:42	17:25
ربوہ		05:22	17:05
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:12	16:01